سیّد احمد شاہ پطرسؔ بخاری

(۱ اکتوبر ۱۸۹۸ء - ۵ دسمبر ۱۹۵۸ء)

اصلی نام سیّد احمد شاہ بُخاری تھا۔ پطرسؔ بخاری کے نام سے معروف ہیں۔ پیدائش پیشاور میں ہوئی۔ اردو، انگریزی، فارسی اور پنجابی زبانوں کے ماہر تھے۔ پرائمری سے انٹرمیڈیٹ تک کی تعلیم پیشاور میں حاصل کی۔ لاہور گورنمنٹ کالج سے بی۔اے۔ (۱۹۱۷ء) اور انگریزی ادب میں ایم۔اے۔ (۱۹۱۹ء) میں کیا۔ اسی دوران گورنمنٹ کالج لاہور سے شائع ہونے والے رسالے ''راوی'' کے مُدیر رہے۔

۱۹۲۵ء۔ ۱۹۲۶ء میں انگلستان میں ایمانویل کالج کیمبرج سے انگریزی ادب میں TRIPOS کی سند حاصل کی۔ واپس آکر پہلے سینٹرل ٹریننگ کالج میں پرنسپل مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۰ء میں گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل ہوئے ۔ ۱۹۴۰ء ہی میں آل انڈیا ریڈیو میں کنٹرولر جنرل مقرّر ہوئے۔ ۱۹۵۲ میں اقوامِ متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے بنے۔ ۱۹۵۴ میں اقوامِ متّحدہ میں شُعبہ معلومات کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل منتخب ہوئے۔ دل کا دورہ پڑنے سے ۱۹۵۸ء میں نیویارک میں انتقال ہُوا۔

پطرسؔ نے بہت کم لکھا ۔ ''پطرس کے مضامین'' کے نام سے ان کے مزاحیہ مضامین کا مجموعہ ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا جو گیارہ مضامین اور ایک دیباچے پر مشتمل ہے۔ اس مختصر سے مجموعے نے اردو قارئین کے درمیان ہلچل مچا دی اور اردو ادب کی تاریخ میں پطرس کے نام کو دوام بخش دیا۔ معروف اردو طنز نگار پروفیسر رشید احمد صدیقی لکھتے ہیں: ''راوی میں پطرس کا مضمون '' کُتّے'' پڑھا تو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے لکھنے والے نے اس مضمون سے جو مقام حاصل کر لیا ہے وہ بہتوں کو تمام عمر نصیب نہ ہوگا۔۔۔۔۔۔ ہنسا ہنسا کے مار ڈالنے کا گُر بُخاری کو خوب آتا ہے۔ مزاح اور مزاح نگاری کا یہ نقطہ کمال ہے۔ پطرس مزے کی باتیں مزے سے کہتے ہیں اور جلد کہہ دیتے ہیں۔ انتظار کرنے اور سوچ میں پڑنے کی زحمت میں کسی کو نہیں ڈالتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ پڑھنے والے کا اعتماد بہت جلد حاصل کر لیتے ہیں۔'' پطرس کی خوبی یہ ہے کہ وہ چٹکلے نہیں سُناتے۔ وہ مضحکہ خیز واقعات کی تعمیر کرتے ہیں اور معمولی سے معمولی بات میں مزاح کے پہلو دیکھ لیتے ہیں۔ اس چھوٹے سے مجموعے کے ذریعے انھوں نے مستقبل کے اردو طنز و مزاح نگاروں کے لئے نئی راہیں کھول دی ہیں۔ اردو کے عظیم مزاح نگار مشتاق احمد یوسفی اسی بات کو ایک انٹرویو میں کہتے ہیں: '' --- پطرس آج بھی ایسا ہے کہ کبھی گاڑی اٹک جاتی ہے تو اس کا ایک صفحہ کھولتے ہیں تو ذہن کی بہت سی گرہیں کُھل جاتی ہیں اور قلم رواں ہو جاتا ہے۔''

پطرس کو مزاح نگار کے طور پر اتنی مقبولیت ملی کہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ وہ ایک مترجم (انگریزی سے اردو)، نقّاد، مقرّر، اور سیاست دان تھے۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں تقرّری کے دوران انھوں نے اپنے ارد گرد ذہین اور تخلیقی نوجوان طالب علموں کا ایک جھُرمُٹ اکٹھّا کر لیا تھا۔ ان کے شاگردوں میں اُردو کے مقبول شاعر فیض احمد فیضؔ بھی شامل تھے۔

***